

بینٹاگون نے سوئٹزرلینڈ سے 158 ملین ڈالر کیسے چوری کیے

تصور کریں آپ ایک ریستورنٹ میں داخل ہوتے ہیں، ایک بوتل شراب اور ایک سٹیک کا آرڈر دیتے ہیں، اور وائٹ آپ سے کہتا ہے: “شراب کی رقم ابھی ادا کر دیں؛ سٹیک آنے پر الگ سے چارج کریں گے۔” آپ شراب کی رقم فوراً، اچھی نیت سے ادا کر دیتے ہیں۔ گھنٹے گزر جاتے ہیں۔ کچن خاموش ہے۔ نہ شراب، نہ سٹیک، کچھ بھی نہیں۔ جب آپ شکایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک کچھ حقیقت میں سامنے نہیں آتا، آپ مزید ادائیگیاں روک رہے ہیں، تو مینیجر مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے: “اوہ، ہم نے آپ کی شراب کی رقم پہلے ہی لے لی ہے اور اسے سٹیک کی طرف بک کر دیا ہے۔ یہ سب ایک بڑا اکاؤنٹ ہی تو ہے۔ ہماری پالیسی ہمیں آپ کے آرڈرز کے درمیان فنڈز منتقل کرنے کی اجازت دیتی ہے جب ایک طرف کمی ہو۔ کچن چھپے نیزی سے کام کر رہا ہے... بس ابھی آپ کی ٹیبل کے لیے نہیں۔”

سوئٹزرلینڈ کو اب بالکل یہی احساس ہو رہا ہے۔

مارچ 2026 کے آخر میں، سوئس عوامی نشریاتی ادارے SRF نے انکشاف کیا کہ امریکہ نے خاموشی سے تقریباً 126 ملین سوئس فرانکس۔ تقریباً 158 ملین امریکی ڈالر۔ کی ادائیگیاں جو سوئٹزرلینڈ نے اپنے F-35 لڑاکا طیاروں کے پروگرام کے لیے مکمل اور وقت پر کی تھیں، انہیں دوسری طرف منتقل کر دیا۔ یہ فنڈز ایک ہی پولڈ فارن ملٹری سیلز (FMS) ٹرسٹ فنڈ کے اندر منتقل کیے گئے تاکہ سوئٹزرلینڈ کے الگ پیٹریاٹ ایئر ڈیفنس معاہدے میں ہونے والی کمی کو پورا کیا جاسکے، حالانکہ برن نے پیٹریاٹ کی ادائیگیاں بالکل اس لیے منجمد کر دی تھیں کہ امریکہ نے دوسرے اتحادیوں کو ترجیح دے کر سوئس ڈیلیوریز میں شدید تاخیر کر دی تھی۔ سوئٹزرلینڈ، جو ایک ماڈل کسٹمر تھا جس نے کبھی ادائیگی میں تاخیر نہیں کی، نے دیکھا کہ اس کی اچھی نیت کی ادائیگیاں خاموشی سے دوبارہ بک کر دی گئیں تاکہ لوکھڈ مارٹن کو نقد بہاؤ جاری رہے، اس کے باوجود کہ اپنے آرڈرز پر کوئی مرئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔

سوئٹزرلینڈ کا پیٹریاٹ آرڈر: ترجیحات میں تبدیلی، نہ کہ ڈیفالٹ

اپنے ایئر 2030 جدید کاری پروگرام کے حصے کے طور پر، سوئٹزرلینڈ نے پانچ پیٹریاٹ فائریونٹس (بیٹریاں) کے ساتھ ساتھ 36 تک F-35A لائٹنگ II اسٹیلٹھ لڑاکا طیاروں کا آرڈر دیا تھا (بعد میں لاگت کی وجہ سے اسے تقریباً 30 تک کم کر دیا گیا)۔ دونوں پروگراموں کی تمام ادائیگیاں امریکہ کے فارن ملٹری سیلز سسٹم کے ذریعے ہوتی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ نے ہر ادائیگی کا شیڈول بغیر کسی تاخیر کے پورا کیا۔

پیٹریاٹ کی ڈیلیوریز کا اصل شیڈول 2026-2028 تھا۔ 2025 میں واشنگٹن نے پہلے یوکرین کو ترجیح کا حوالہ دیا اور سوئس ڈیلیوریز کو چھپے دھکیل دیا۔ پھر ایران کے ساتھ تنازع شروع ہوا، اور بینٹاگون نے سوئٹزرلینڈ کے آرڈر کو مزید کم ترجیح دے دی۔ 2026 کے آغاز تک برن کو بتایا گیا کہ ٹائم لائن چار سے پانچ سال چھپے ہو گئی ہے۔ شاید اس سے بھی زیادہ۔ جبکہ پروگرام کی لاگت 50 فیصد تک بڑھ گئی، تقریباً 2 ارب سے 3 ارب سوئس فرانکس تک۔ 2025 کے خزاں میں سوئٹزرلینڈ نے مزید پیٹریاٹ ادائیگیاں منجمد کر دیں، استدلال کرتے ہوئے کہ جب تک قابل تصدیق مینوفیکچرنگ یا ڈیلیوری کی پیش رفت نہ ہو، اسے ادائیگی جاری رکھنے کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

F-35 پروگرام کو بھی اپنی لاگت میں اضافے اور پیداواری دباؤ کا سامنا تھا، لیکن سوئٹزرلینڈ نے اس مشترکہ فنڈ میں ان ادائیگیوں کو جاری رکھا تھا، مکمل طور پر توقع کرتے ہوئے کہ دونوں پروگراموں کو الگ الگ سمجھا جائے گا۔

ایران کے تنازع کا ریاضیاتی بے معنویت

یہ سب خلا میں نہیں ہو رہا تھا۔ امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے خلاف جنگ میں پیٹریاٹ انٹر سیپٹرز کی حیرت انگیز رفتار سے لھپت کی۔ تنازع کے صرف پہلے چار دنوں میں، امریکی اور اتحادی افواج نے 943 پیٹریاٹ میزائل فائر کیے۔ جو عام امن کے وقت 18 ماہ کی پیداوار کے برابر تھا۔

ہر پیٹریاٹ PAC-3 MSE انٹر سیپٹر کی لاگت تقریباً 3.9-4.2 ملین ڈالر ہے۔ جن ایرانی شاہد ڈرونز کو وہ مار رہے تھے، ان کی لاگت 20,000 سے 50,000 ڈالر فی ایک تھی۔ ایران ماہانہ تقریباً 10,000 ایسے ڈرونز تیار کر رہا ہے۔ ریاضی بے رحم ہے:

- ایک پیٹریاٹ شاٹ کی لاگت اوسط شاہد ڈرون سے تقریباً 100 گنا زیادہ ہے۔
- موجودہ پیداواری شرح (~50-60 میزائل فی ماہ) پر، ایرانی ڈرونز کے ایک ماہ کے پیداوار کو میچ کرنے میں 16 سال سے زیادہ وقت لگے گا۔ فرض کرتے ہوئے کہ لڑائی میں کبھی موجود نہ ہونے والی مکمل کارکردگی ہو۔

لوکھڈ مارٹن کے 2,000 میزائلوں سالانہ پیداوار چار گنا بڑھانے کے وعدے کے باوجود، ریاضی ناممکن ہی رہتی ہے: 10,000 ڈرون فی ماہ ÷ 167 میزائل فی ماہ = 60 ماہ (5 سال) صرف ایران کی موجودہ پیداواری شرح کو میچ کرنے کے لیے۔ اور یہ فرض کرتے ہوئے کہ کامل انٹرسیٹ کارکردگی ہو، جو حقیقی لڑائی میں کبھی نہیں ہوتی۔

یہ ریاضیاتی ناممکنیت صرف حکمت عملی کی ناکامی سے آگے ہے۔ یہ معاہدے کی بنیاد کا بنیادی خلاف ورزی ہے۔ جب سچنے والے کی مکمل کنٹرول میں حالات (جیو پولیٹیکل وجوہات کی بنا پر دوسرے کسٹمز کو ترجیح دینا) کی وجہ سے پورا کرنا ریاضیاتی طور پر ناممکن ہو جائے تو، خریدار کی کارکردگی کی ذمہ داری بین الاقوامی قانون کے اصولوں کے تحت معاف ہو جاتی ہے۔ سوئٹزرلینڈ نے درست طور پر فیصلہ کیا کہ یہ وعدہ کیا گیا اضافہ ایران کی غالب پیداواری برتری کے سامنے بے معنی ہے۔ سوئس پیٹریاٹس کی ڈیلیوری کی تاریخ مؤثر طور پر لامحدود ہو چکی تھی، نہ کہ پیداواری تاخیر کی وجہ سے، بلکہ اس لیے کہ پوری حکمت عملی ریاضیاتی طور پر ناکام ہونے کے لیے محکوم تھی۔ یہ منطقی تشخیص۔ جو حکمت عملی کے تجزیے پر مبنی تھی، ادائیگی سے گریز کی وجہ سے نہیں۔ برن کو مرحلہ وار ادائیگیاں معطل کرنے پر مجبور کر گئی۔

یہ ریاضیاتی بے معنویت ہی اصل وجہ تھی جس نے ہینٹاگون کو سوئس F-35 سے منتقل کرنے پر مجبور کیا۔ یہ رقم کی منتقلی کبھی بھی سوئٹزرلینڈ کو اس کی طویل تاخیر والے سسٹمز حاصل کرنے میں مدد کرنے کے بارے میں نہیں تھی۔ یہ ایک سوچی سمجھی چال تھی جس میں سوئس ٹیکس دہندگان کے فنڈز کو امریکہ کی مشرق وسطیٰ میں اپنی جنگ کی کوششوں کو مالی مدد دینے کے لیے استعمال کیا گیا۔ پیداواری لائسنز چلتی رکھیں اور انٹرسیٹرز امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف کارروائیوں کے لیے بہتے رہیں، جبکہ سوئٹزرلینڈ کے اپنے آرڈرز کم ترجیح والے اور غیر ڈیلیوریور رہے۔ مؤثر طور پر، غیر جانبدار سوئٹزرلینڈ کو اسی تنازع کی مالی معاونت کرنے پر مجبور کیا گیا جس نے اس کی پیٹریاٹ ڈیلیوریز کو پہلے ہی ناممکن بنا دیا تھا۔

پولڈ فنڈ کی loophole

FMS کے اصولوں کے تحت، سوئس کی امریکہ سے ہتھیاروں - F-35 ہو یا پیٹریاٹ یا کچھ بھی۔ کی تمام ادائیگیاں ایک ہی مشترکہ ٹرسٹ فنڈ میں جاتی ہیں جو ہینٹاگون کے زیر انتظام ہے۔ معاہدے کی زبان واضح طور پر امریکہ کو اجازت دیتی ہے کہ جب ایک طرف کمی ہو تو کسٹمز کے اپنے پروگراموں کے درمیان پیسے کی دوبارہ تقسیم کر سکے۔

سوئٹزرلینڈ نے دونوں معاہدوں کو الگ الگ لیوریج پوائنٹس سمجھا اور اچھی نیت سے کام کیا۔ اس نے پیٹریاٹ ادائیگیاں معطل کر دیں اور توقع کی کہ F-35 کی رقم اس پروگرام کے لیے الگ رکھی جائے گی۔ اس کے بجائے ہینٹاگون نے صرف موجودہ F-

35 فنڈز کو منتقل کر کے پیٹریاٹ سائینڈ کو زندہ رکھا، منجمد کو مکمل طور پر بائی پاس کرتے ہوئے۔ نقد لوکھڈ مارٹن اور اس کے پارٹنرز کو بہتا رہا حالانکہ دونوں سسٹمز پر سوئٹزر لینڈ مخصوص ڈیلیوریز میں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تھی نتیجے میں F-35 بجٹ میں آنے والی خلا کو بھرنے کے لیے، سوئس ڈیفنس منسٹری کو ٹیکس دہندگان کے اضافی کروڑوں فرانکس شیڈول سے پہلے ادا کرنے پڑے۔

سوئٹزر لینڈ میں سیاسی رد عمل

آرما سوئس کے ڈائریکٹر آرس لوہر، سوئٹزر لینڈ کے اعلیٰ ترین اسلحہ عہدیدار، نے SRF کو رقم کی منتقلی کی تصدیق کی، لیکن عوامی طور پر اسے صرف "کم تین ہندسی ملین" کا مجموعہ کہہ سکے۔ انہوں نے صورتحال کو "بہت غیر تسلی بخش" قرار دیا۔ اس واقعے نے برن میں پارلیمانی سوالات کو جنم دیا اور مکمل تحقیق کی نئی کالز شروع کر دیں۔ مختلف سیاسی حلقوں کے قانون ساز اب کھلے عام بحث کر رہے ہیں کہ آیا F-35 آرڈر کو مزید کم کیا جائے یا مستقبل کی ایئر ڈیفنس ضروریات کے لیے یورپی تبادلہ (جیسے فرانس کا SAMP/T) تلاش کیے جائیں تاکہ اس قسم کے انحصار سے بچا جاسکے جس میں چھوٹے، غیر جانبدار پارٹنرز کو قطار کے آخر میں دھکیل دیا جاتا ہے۔

اخلاقی اور اخلاقی احتساب

کوئی بین الاقوامی فوجداری عدالت اسے "چوری" یا "دھوکہ دہی" کے طور پر نہیں سزائے گی۔ تاہم، کسی بھی اخلاقی یا اخلاقی معیار سے۔ اور یقینی طور پر عام قانون کے اصولوں کے تحت جن میں معاہدے، اچھی نیت اور غیر منصفانہ فائدہ شامل ہیں۔ سینٹا گون کی یہ چال بدینتی سے نمٹنے سے الگ نہیں لگتی۔ سوئٹزر لینڈ نے وقت پر ادائیگی کی، ہر ذمہ داری پوری کی، اور صرف اس حق کا استعمال کیا کہ ایک ایسے پروگرام پر مزید ادائیگیاں روک دے جو مؤثر طور پر ترجیحات میں اتنا پیچھے دھکیل دیا گیا تھا کہ غائب ہو چکا تھا۔

یہ واقعہ ایک بنیادی خود مختاری کی خلاف ورزی کو بے نقاب کرتا ہے: سوئس ٹیکس دہندگان جنہوں نے اپنے ملک کے دفاع کے لیے فنڈز دیے، انہوں نے دیکھا کہ ان کا پیسہ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کی جارحانہ جنگوں کو مالی مدد دینے کے لیے منتقل کر دیا گیا۔ یہ لکھی بھی صرف ایک معاہداتی تنازع نہیں تھا۔ یہ ایک غیر جانبدار ملک تھا جسے اپنے سیکورٹی مفادات سے مکمل طور پر باہر کے تنازعات کی مالی معاونت کرنے پر مجبور کیا گیا، اور اس کے شہریوں کے ٹیکس ڈالرز ایسے مقاصد کے لیے استعمال کیے گئے جو سوئٹزر لینڈ کی طویل مدتی غیر جانبداری کی خارجہ پالیسی سے براہ راست متصادم ہیں۔

pacta sunt servanda ("معاهدوں کو نبھانا ضروری ہے") کا اصول بین الاقوامی قانون کا سنگ بنیاد ہے۔ اگرچہ FMS پولڈ فنڈ کی تکنیکی زبان امریکہ کو ایک معاہداتی ڈھال دے سکتی ہے، لیکن ڈیل کی روح - قابل تصدیق ڈیلیوری سے منسلک پیش رفت پر مبنی ادائیگیاں - کو کمزور کر دیا گیا۔ سوئٹزرلینڈ نے صرف وہی کارکردگی مانگی تھی جس کا اس نے معاہدہ کیا تھا۔ اس کے بجائے، اس کا پیسہ ایک ایسے پروگرام کو سپورٹ کرنے کے لیے منتقل کر دیا گیا جسے برن کے کنٹرول سے باہر وجوہات کی بنا پر کم ترجیح دے دی گئی تھی۔

سوئٹزرلینڈ کا یہ تجربہ اب ان وجوہات کے بڑھتے ہوئے ریکارڈ کا حصہ بن چکا ہے جن کی بنا پر ممالک کو امریکہ کے مینوفیکچررز کے ساتھ دفاعی معاہدوں میں داخل ہوتے وقت انتہائی احتیاط کرنی چاہیے۔ امریکہ نے ایک بری شہرت قائم کر لی ہے بطور دفاعی ٹھیکہ دار۔ جو سیاسی طور پر جڑے ہوئے کسٹمز کو معاہداتی ذمہ داریوں پر ترجیح دیتا ہے، مالی loopholes کا استعمال کر کے ڈیلیوری سے قطع نظر زیادہ سے زیادہ قدر نکالتا ہے، اور انحصار پیدا کر کے اسے جیو پولیٹیکل مقاصد کے لیے استحصال کرتا ہے۔ پولڈ فنڈ زبچنے والے کے لیے انتظامی سہولت فراہم کرتے ہیں لیکن خریدار سے مطلوبہ لیوریج چھین لیتے ہیں۔ جب آپ شراب کی رقم پہلے ادا کر دیتے ہیں اور ریسٹورنٹ اسے اس سٹیک کی طرف بک کر لیتا ہے جو کبھی نہیں آتا۔ جبکہ حقیقی کھانا کسی اور کے فوری آرڈر کے لیے پکایا جا رہا ہوتا ہے۔ تو آپ جلدی سیکھ جاتے ہیں کہ فاتورہ اصل میں کون کنٹرول کرتا ہے۔

چاہے برن معاوضہ، جرمانے، یا زیادہ شفافیت حاصل کر سکے یا نہیں، یہ وقت بتائے گا۔ فی الحال، یہ واقعہ دفاعی معاہدوں میں غیر متوازن طاقت کا ایک درسی کتابی کیس ہے: خریدار چیک لکھتا ہے، ہر ڈیڈ لائن پوری کرتا ہے، اور پھر بھی قطار کے آخر میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ نے کچھ غلط نہیں کیا۔ اس نے صرف مشکل طریقے سے دریافت کیا کہ جب جیو پولیٹیکل ضرورت پکارتی ہے تو اچھی نیت ہمیشہ واپس نہیں ملتی۔